اقامتِ نعت

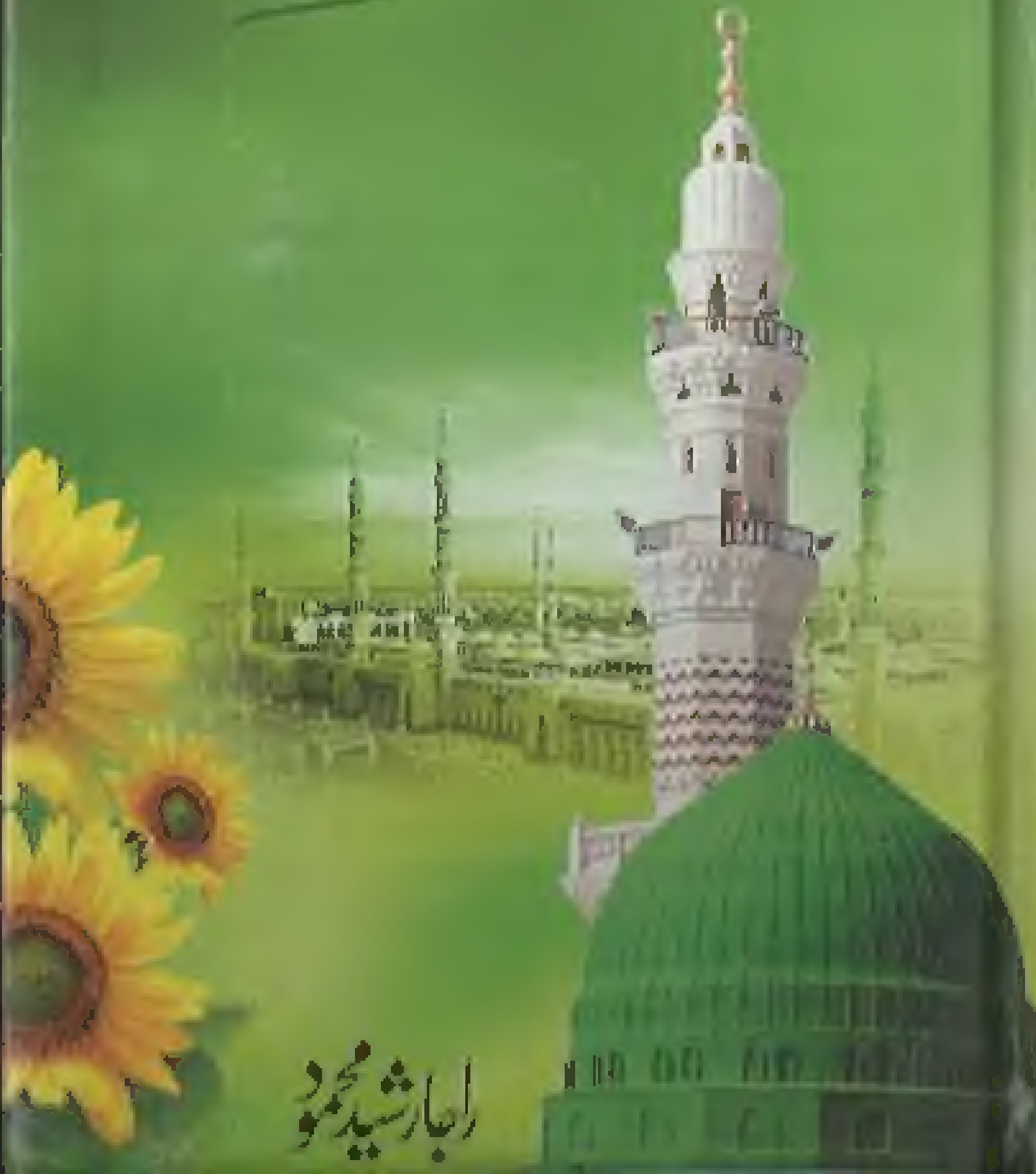

راجا رشید محمود

شاعرِ نعت کا ۵۷واں اُردو مجموعۂ نعت

اقامتِ نعت

راجا رشید محمود

ناشر:
مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

کتاب : اقامتِ نعت

نعت گو : راجا رشید محمود

پروف خواں : مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" / چیئرمین "سیدِ ہجویر نعت کونسل"
صدر "ایوانِ نعت رجسٹرڈ / جنرل سیکرٹری "مجلسِ سخن" رجسٹرڈ
معتمد عمومی "انجمن خادمانِ اردو"

کمپوزنگ / ڈیزائننگ : ام محمود ڈاکٹر شہناز کوثر (ایم اے اردو)

پرنٹنگ / پبلشنگ : اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

نگرانِ طباعت : راجا اختر محمود
پروپرائٹر "مدنی گرافکس" لاہور

اشاعتِ اول : مئی ۲۰۱۲

ہدیہ : ۱۵۰ روپے

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

عقب مزار قطب الدین ایبکؒ نیو انارکلی لاہور فون: 042-7230001

بارگاہِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء

میں

دست بستہ درود و سلام پڑھنے والوں

کے نام

فہرست

۱ خلق آقا ﷺ جہاں عمراں ہو گیا
اس ریاست میں امن و اماں ہو گیا ۹،۱۰
۲ وہ جس پہ پڑ گیا پرتو پیمبر ﷺ کے خصائل کا
ہر وہ مومن ہے نمونہ جس سے پایا مرد کامل کا ۱۱،۱۲
۳ بے اصل و بے وقار ہے دنیا کی آن بان
ہے وقت آشنا تو مدینہ کی آن بان ۱۳،۱۴
۴ رکھتے ہیں جو حضور ﷺ کے افکار آن بان
کب اور شعروں کو ہے وہ درکار آن بان ۱۵،۱۶
۵ طیبہ تخیل مرا مائل پرواز بھی ہے
نعت کہنے کا یہی نقطۂ آغاز بھی ہے ۱۷،۱۸
۶ نعت کے طرز نوائی پہ مجھے ناز بھی ہے
اپنی اس عجز کلامی پہ مجھے ناز بھی ہے ۱۹،۲۰
۷ محبوب خالق کون و مکاں ﷺ ہیں جان حیات
ہے کہ وفا جو انہیں سمجھے مہربان حیات ۲۱،۲۲
۸ ہے عطا و لطف و احسان خدائے کردگار
میرا جانا مسکن محبوب حق ﷺ کو بار بار ۲۳،۲۴
۹ ذوق نصرت ہے مددگار غریباں کس کا
وہ والا ہے کمالات کہو انساں کس کا ۲۵،۲۶
۱۰ سر پہ اس شخص کے چتر رحمت تھا
"جس کو دروازہ مصطفیٰ ﷺ مل گیا" ۲۷،۲۸
۱۱ بندہ جو مستحق ذکا مل گیا
ذوق رب سے اسے نعت کا مل گیا ۲۹،۳۰
۱۲ "جس کو دروازہ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"
جو وہ تکریم دنیا کے قابل گیا ۳۱،۳۲
۱۳ مجھ پہ کرے جو عہد نبی ﷺ میں تھا نزول
کچھوں کا ہیں کر لطف خدا کا ہوا نزول ۳۳،۳۴
۱۴ مجھ پہ ہے لطف ارحم و رحمان کا نزول
طیبہ پہنچ کے لیے امکان کا نزول ۳۵،۳۶
۱۵ نبی ﷺ حبیب خدا ہیں سلام ان کے لیے
دلوں میں کیوں نہ ہو سب احترام ان کے لیے ۳۷،۳۸
۱۶ خدا کا لطف رہا ان کے نام ان کے لیے
ہر اک جہان بنا ان کے نام ان کے لیے ۳۹،۴۰
۱۷ خدا سے عرش پہ سرکار ﷺ نے جو وعدے لیے
وہ سب تھے امت عاصی کی مغفرت کے لیے ۴۱،۴۲
۱۸ جو چاہتے چاک گریبان معصیت کو ہے
چلے وہ سوئے نبی ﷺ کو ساتھ لیے ۴۳،۴۴
۱۹ افضل علیؓ کی سنتے رہے اپنا سدا صدا
مدحِ نبی ﷺ کی تھی جو خوشنوا صدا ۴۵،۴۶
۲۰ نبی ﷺ کا جو ہے عفو و رحمت خزینہ
ہمارے لیے لایا نصرت خزینہ ۴۷،۴۸
۲۱ ہم نے طیبہ کے تو یوں دیکھے نظارے سارے
قلب پہ نقش ہوئے شہر کے نقشے سارے ۴۹،۵۰

۲۲ ہے یہی خواہش ہو میرے لب پہ ذکرِ ربّنا
طیبہ آنکھوں میں ہو اور دل میں ہوں محبوبِ خدا ﷺ ۵۲،۵۱

۲۳ رکھنا چاہو گر نبی ﷺ و رب سے گہرا رابطہ
کرنا گرد محبوب آقا ﷺ ہر کا ہو حاشیہ ۵۴،۵۳

۲۴ رحمتِ سرکار ﷺ نے ہر شے کو ہے گھیرا ہوا
اس حوالے سے ہے کردار ہی ﷺ مانا ہوا ۵۶،۵۵

۲۵ تھے مقدّم عرش پہ افلاک پہ ان ﷺ کا ہوا
جانا سوئے لامکاں پا کر و فر ان ﷺ کا ہوا ۵۸،۵۷

۲۶ ہے محبِّ خالق کا شیدا جو بشر ان ﷺ کا ہوا
کرتا ہے خالق کو سجدہ جو بشر ان کا ہوا ۶۰،۵۹

۲۷ جب سے دیکھی ہے مدینے کی سحر کی دلکشی
بڑھ گئی اس دن سے چشمِ منتظر کی دلکشی ۶۲،۶۱

۲۸ مسکنِ سرکار والا ﷺ میں جو پائی دلکشی
رکھتی ہے وجدانِ اختر تک رسائی دلکشی ۶۴،۶۳

۲۹ پاتا ہے نعتِ پاک میں حُسنِ بیاں عروج
اس میں نہاں عروج ہے اس میں عیاں عروج ۶۶،۶۵

۳۰ جو چاہیں گے امت کا آقا ﷺ عروج
ملے گا ہمیں تا ثریا عروج ۶۸،۶۷

۳۱ جب جہاں میں عام رب کی الفت آقا ﷺ ہوئی
خلقتِ عالم رسولِ پاک ﷺ کی شیدا ہوئی ۷۰،۶۹

۳۲ فیضِ عطائے سرورِ دیں ﷺ ہے عطائے دل
احسان جتنے ان کے ہیں کیسے بھلائے دل ۷۲،۷۱

۳۳ کیوں نہ ہوں اپنے دل و جاں میں فروزاں راحتیں
داستانِ لطفِ آقا ﷺ کا ہیں عنواں راحتیں ۷۴،۷۳

۳۴ نعت میں مشغول میری ساعتوں کی راحتیں
ہیں حبیبِ کبریا ﷺ کی قربتوں کی راحتیں ۷۶،۷۵

۳۵ غم زدہ جائیں مدینے اور لائیں راحتیں
اس طرح سے اپنے ماتھے پہ سجائیں راحتیں ۷۸،۷۷

۳۶ وہ حسیں ظہورِ آقا و مولا ﷺ کی طلعتیں
کافور جن سے ہو گئیں دنیا کی ظلمتیں ۸۰،۷۹

۳۷ خاکِ مدینہ کی نظر آتی لطافتیں
چہروں پہ زائروں کے بکھیریں بشاشتیں ۸۲،۸۱

۳۸ کہتا ہوں میں نبی ﷺ کی عطا ہی کی وسعتیں
ان کو کہ جو ہیں لطفِ خدا ہی کی وسعتیں ۸۴،۸۳

۳۹ خاکِ مدینہ میں ہیں نہاں طوری وسعتیں
نورانیت بدوش ہیں یہ خاکی وسعتیں ۸۶،۸۵

۴۰ لب پہ جو ہے حضور ﷺ کی سیرت کی گفتگو
گویا یہی ہے اس کی راحت کی گفتگو ۸۸،۸۷

۴۱ لب پہ جو صبح و شام ہے آقا ﷺ کی گفتگو
ہے زخمِ معصیت کے مداوا کی گفتگو ۹۰،۸۹

۴۲ نبی ﷺ کی یاد جو اپنے لیے نئی الہام
اسی سے آنکھ میں اترا ہے جنبشی الہام ۹۲،۹۱

۴۳ لازماً ہو جائے گا تیرا خدا سے رابطہ
تو اگر کر لے گا بندے! مصطفیٰ ﷺ سے رابطہ ۹۴،۹۳

۴۴ اس حوالے سے عقیدہ اپنا کیا محکم نہیں
مصیبت کے زخم کا طیبہ میں کیا مرہم نہیں ۹۶،۹۵
۴۵ جو نکل اپنی انا کے احاطے طیبہ جا سکیں
عظمتیں اس شہر کی ان کی سمجھ میں آ سکیں ۹۸،۹۷
۴۶ آ گئی سرکار ﷺ کی بستی سویرا ہو گیا
رات نے لی آخری ہچکی سویرا ہو گیا ۱۰۰،۹۹
۴۷ سرکار ﷺ کی تسلیم و تحیت کا تصور
میرے لیے لایا ہے سکینت کا تصور ۱۰۲،۱۰۱
۴۸ صلاحیت کسی بندے کی عزت کے جو تھی قاتل
تو اس کی زندگی مدحِ نبی ﷺ کے رب سے کی قائل ۱۰۴،۱۰۳
۴۹ آقا ﷺ کا جو نہیں ہے مسلمان کیا ہے وہ
حق ہے کہا کہ دین کا بہروپیا ہے وہ ۱۰۶،۱۰۵
۵۰ عقیدت کا طغرائے عظمت مبارک
پیمبر ﷺ کا آغوشِ رحمت مبارک ۱۰۸،۱۰۷
۵۱ حمد ہے مدحِ پیمبر ﷺ کی گواہی اچھی
نعت کے متن پہ ہے حمد کی شرحی اچھی ۱۱۰،۱۰۹
۵۲ کرتا پالا جو تجھے رب نے ثنا آقا ﷺ کی
پانے کا عجز عنایت سے کرم کے موتی ۱۱۲،۱۱۱
۵۳ پڑھتے ہیں سارے لوگ یہ اخبار کائنات
سرکار کائنات ﷺ ہیں مختار کائنات ۱۱۴،۱۱۳

☆☆☆☆☆

اقامتِ نعت

خُلقِ آقا (ﷺ) جہاں حکمراں ہو گیا
اس ریاست میں امن و اماں ہو گیا
پیشِ محبوبِ رب (ﷺ) ارمغاں ہو گیا
مصرع کوئی جو شایانِ شاں ہو گیا
متکلمِ رب! ایک اک شعر گوئے وطن
مدح گوئے شہِ مُرسلاں (ﷺ) ہو گیا
ان کی جاں کی قسم کھائی رحماں نے
اس سے رتبہ نبی (ﷺ) کا بیاں ہو گیا
چترِ "وصلِ عَلیٰ" اس جہاں میں جو تھا
حشر میں سایۂ سائباں ہو گیا

ملنا چاہا جو مالک نے محبوب (ﷺ) کو
جا ملاقات کی لامکاں ہو گیا
پھول جب مدحِ محبوبِ حق (ﷺ) کے کھلے
دل کا صحرا ہرا گلستاں ہو گیا
نعت گاتا ہوا پڑھتا "صلِّ علیٰ"
سُوئے طیبہ رواں کارواں ہو گیا
شہرِ آقا (ﷺ) پہنچنے ہی کی دیر تھی
جو تھا ناشادماں شادماں ہو گیا
جب بیاں سیرتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا ہوا
سارا ماحول عنبر فشاں ہو گیا
غیرِ سرکارِ والا (ﷺ) کی مدّاحی میں
یہ سمجھ لے کہ دل کا زیاں ہو گیا
نعت کہنے کو محمودؔ خامہ چلا
نور کا ایک چشمہ رواں ہو گیا

اقامتِ نعت

وہ جس پہ پڑ گیا پرتوِ پیمبر (ﷺ) کے خصائل کا
یہ وہ مومن ہے رُتبہ جس نے پایا مردِ کامل کا
طلب کرتا ہے دو سرکار (ﷺ) کی اک مردِ عاقل کا
یقینی کر گیا اک پل میں عُقدہ ہونا مشکل کا
رسائی خالقِ کُل عالمیں تک، کچھ نہیں مشکل
رہِ آقا (ﷺ) جو لے گا وہ پتا پائے گا منزل کا
کرے گا خیر مُقدم لازماً داروغۂ جنّت
درودِ پاکِ محبوبِ خدائے کُل (ﷺ) کے عامل کا
جہاں نے پہلے اعلانِ نبوّت سے بھی یہ دیکھا
چُکایا منصفِ اعلیٰ نے ہر جھگڑا قبائل کا

جو کافیؒ نے کیا منظوم اس کا ترجمہ پڑھنا
کیا جو ترمذیؒ نے ذکر آقا (ﷺ) کے شمائل کا
طلب سے بھی سوا ملتا ہے اور عزّت بھی ملتی ہے
سوا گت ایسے ہوتا ہے وہ سرور (ﷺ) پہ سائل کا
ہو مولودِ رسولِ اعظم و آخر (ﷺ) کی جو محفل
سلام دست بستہ کو سمجھنا مغز محفل کا
عمل احکامِ سرور (ﷺ) پہ کریں جو مُلک کے باسی
مسائل حل ہوں اور پورا خسارہ ہو وسائل کا
صلہ مدّاحِ سرکار (ﷺ) کا رب سے ملا وافر
کبھی سوچا نہ تھا محمودؔ میں نے گرچہ حاصل کا

اقامتِ نعت

بے اصل و بے وقار ہے دُنیا کی آن بان
بے وقعت آشنا تو مدینہ کی آن بان
نعلینِ مصطفیٰ (ﷺ) کے تجلّا کی آن بان
دیکھی تو ماند تھی یدِ بیضا کی آن بان
میزاب کے اشارے سے ظاہر ہے یہ کہ ہے
طیبہ کی آن بان سے کعبہ کی آن بان
بے اصل شان و شوکتِ شاہاں کو مان کر
دیکھی صحابہؓ نے رخِ زیبا کی آن بان
ظاہر ہے ذکرِ نعتؐ قلم کی قسم سے بھی
مدّاحِ حضور (ﷺ) کے انشا کی آن بان

آنکھیں کسی بھی بانکپن کی سمت کیوں اُٹھیں
ہے نقش دل پہ گنبدِ خضرا کی آن بان
امروز کا ہو فخر اطاعت حضور (ﷺ) کی
ہے صرف اسی پہ منحصر فردا کی آن بان
حیران ہوں گے قدسیانِ عرش دیکھ کر
روزِ نشور خادمِ آقا (ﷺ) کی آن بان
ہر اور ٹھاٹ باٹ کی کیا حیثیت رشیدؔ
جب بس چکی ہے نظروں میں طیبہ کی آن بان

اقامتِ نعت

رکھتے ہیں جو حضور (ﷺ) کے اذکار آن بان
لب اور شعروں کو ہے وہ درکار آن بان
ایسا تو بانکپن نہیں ہے مہر و ماہ کا
رکھتے ہیں جیسی طیبہ کے انوار آن بان
سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کی غلامی میں پا گئے
زیدؓ و بلالؓ و سالمؓ و عمارؓ آن بان
بخشیں گے عاصیوں کو قیامت کے روز بھی
آقا حضور احمدِ مختار (ﷺ) آن بان
چندھیا گئی تھی اس سے نظر جبرئیل کی
رکھتی تھی وہ حضور (ﷺ) کی رفتار آن بان

بانٹے گی زائروں کے سر و رُخ کو لازماً
شہرِ نبی (ﷺ) کی خاکِ ضیا بار آن بان

رکھتے ہیں فیضِ ہیبتِ خدائے قدیر سے
شہرِ حضورِ پاک (ﷺ) کے آثار آن بان

کیا آگے اس کے حیثیتِ "ماؤنٹ ایورسٹ"
رکھتا ہے جو بہشت کا کہسار آن بان

محمودؔ آگے قربِ حبیبِ غفور (ﷺ) کے
رکھیں گے کیا عوالم و ادوار آن بان

اقامتِ نعت

طیرِ تخئیل مرا مائلِ پرواز بھی ہے
نعت کہنے کا یہی نقطۂ آغاز بھی ہے

ہونٹ ہلتے جو ہیں مضراب کی صورت میرے
دل عقیدت کا کھنکتا ہوا سا ساز بھی ہے

شعرِ حسّانؓ و بوصیریؒ کی دل آویزی سے
نعت گوئی کا عمل باعثِ اعزاز بھی ہے

اس کو جلوت کی تو صورت نہیں کہنا جائز
خلوتِ ناز میں جو قربتِ ہم راز بھی ہے

میں اکیلا تو درود ان (ﷺ) پہ نہیں پڑھتا ہوں
اک فرشتوں کا پرا میرا ہم آواز بھی ہے

معجزے سارے ہی نبیوں کے ہیں برحق' لیکن
رُؤیتِ خُود سا کسی اور کا اعجاز بھی ہے؟

روضۂ سرورِ ہر کون و مکاں ﷺ کے آگے
سرنگوں جو ہے' زمانے میں سرافراز بھی ہے

قادری حُرمتِ سرور ﷺ کا محافظ نکلا
گویا آقا ﷺ سے اسے نسبتِ مُمتاز بھی ہے

باعمل عالمِ دیں کم ہیں جہاں میں' آقا ﷺ!
عالمِ سُوء جو ہے' تفرقہ پرداز بھی ہے

بات میری تو سمجھ ہی میں نہیں ہے آتی
نعت پڑھتے ہوئے کیوں حرص بھی ہے' آز بھی ہے

جو ہیں محبوبِ خداوندِ دو عالم کے رشید
"ہوں غلام ان کا' غلامی پہ مجھے ناز بھی ہے"

اقامتِ نعت

نعت کے طرزِ عوامی پہ مجھے ناز بھی ہے
اپنی اس عجز کلامی پہ مجھے ناز بھی ہے

مظہرِ ذات ہے سرکار ﷺ کی ذاتِ والا
آپ کی ذاتِ گرامی پہ مجھے ناز بھی ہے

میرے غم خوار ہیں' حامی ہیں حبیبِ خالق ﷺ
ایسے غمخوار پہ' حامی پہ مجھے ناز بھی ہے

لُطفِ "الطّالِعُ لِیْ" جس سے ملا ہے مجھ کو
اپنی ہر ایک ہی خامی پہ مجھے ناز بھی ہے

طیبہ جانے کی جو سُنتا ہوں تو ناچ اٹھتا ہوں
اپنی رقصیدہ خرامی پہ مجھے ناز بھی ہے

سامنے قبلہ کو پاتا ہوں تو جُھک جاتا ہوں
اور اس اندازِ سادگی پہ مجھے ناز بھی ہے
نعت کہتا ہوں میں اور "صَلِّ عَلیٰ" پڑھتا ہوں
اُنکی عادات دوامی پہ مجھے ناز بھی ہے
جو پیمبر (ﷺ) کی غلامی پہ رہے ہیں نازاں
"ہوں غلام اُن کا" غلامی پہ مجھے ناز بھی ہے"
میری محمودؔ ہے سرکار (ﷺ) کی رحمت پہ نظر
ان کی غفران پناہی پہ مجھے ناز بھی ہے

اقامتِ نعت

حبیب خالقِ کون و مکاں (ﷺ) ہیں جانِ حیات
بچے گا وہ جو نہیں سمجھے مہربانِ حیات
ذہب حضور (ﷺ) کی الفت کا اس سے نکلے گا
کدال وقت کی کھودے تو میری کانِ حیات
تری نگاہ میں وجہِ رسولِ رب (ﷺ) ہو گا
سروں سے اُترے گا جس وقت سائبانِ حیات
درودِ پاکِ پیمبر (ﷺ) کا جو رہا عامل
وہ بعدِ مرگ بھی سمجھو ہے کامرانِ حیات
صباح و شام جو یادِ نبی (ﷺ) سے دور رہا
وہ بدنصیب نظر آیا بدگمانِ حیات

حضورِ پاک (ﷺ) کے اَحکام سے یہ ظاہر ہے
کہ موت اینڈتی پھرتی ہے درمیانِ حیات

رہے نصیب میں اس کے طاعتِ سرور (ﷺ)
نصیب جب تلک بندے کو ہے اذنِ حیات

حدیث پاک کی رُو سے محبت برحق ہے
عدم کے تیر کا حامل رہی کمانِ حیات

نبی (ﷺ) کے کہنے پہ جو کام آیا اوروں کے
وہی تو شخص ہے محمودؔ شادمانِ حیات

اقامتِ نعت

ہے عطا و لُطف و احسانِ خدائے کردگار
میرا جانا مسکنِ محبوبِ حق (ﷺ) کو بار بار

وجہِ بہجت بھی ہیں اور ہیں باعثِ صد افتخار
شہرِ سرور (ﷺ) میں مرے گزرے ہوئے لیل و نہار

سب حسینانِ جہاں ہوں اس کے قدموں پہ نثار
جس کے سر آنکھوں پہ جم جائے مدینے کا غبار

پارسائی پہ کسی کا ہو تو ہو دارومدار
اپنی بخشش کا تو ہے اُن (ﷺ) کے کرم پہ انحصار

دل میں رکھ کر خالقِ کونین کے اسمائے پاک
نعتِ سرور (ﷺ) سے کیا کرتا ہوں میں آغازِ کار

دُنیا میں کیا تھا شعارِ سیدہ "دُخترِ علی"
پُوچھیں گے میزان پر بندے سے یہ روزِ شمار
جو چلے گا اُسوۂ محبوبِ ربِّ پاک ﷺ پر
روح شاداں ہو گی اس کی، قلب پائے گا قرار
حبّذا! صد مرحبا سرکارِ ہر دو کون (ﷺ) کے
تھے صُہیبؓ و سالمؓ و شقرانؓ سے خدمت گزار
کام آتا ہے یہاں، کام آئے گا محشر میں بھی
رب نے جو سرکارِ دو ل (ﷺ) کو دیا ہے اختیار
دشمنِ سرور (ﷺ) کی ہے یعنی اسکی گفتگو
جس طرح سے اَنکَرُ الاَصوات ہے صوتِ حمار
ہو توجّہ کی نظر آقا ﷺ! رشیدِ زار پر
یہ بقیعِ پاک میں تدفین کا ہے خواستگار

اقامتِ نعت

ذوقِ نُصرت ہے مددگارِ غریباں کس کا
درِ والا ہے کفالت گہِ انساں کس کا
جاری ہر سمت ہے یہ چشمۂ فیضاں کس کا
لطف کس کا ہے، کرم کس کا ہے، احساں کس کا
کیا حسیں رات تھی؟ کیسا تھا ضیافت خانہ
میزباں کون تھا، اور کون تھا مہماں کس کا
حرفِ "مَا یَنطِقُ" کرتا ہے اشارہ کس سمت
کس کا فرمان کہا جاتا ہے فرماں کس کا
بامِ عزّت پہ غلاموں کو بٹھایا کس نے
اور ممنون ہُوا طبقۂ نسواں کس کا

چاہیے کس کی طرف کس کا وسیلہ سب کو
معرفت خالقِ عالم کی ہے عرفاں کس کا

کون ہے ارحم و رحمان و لطیف و کافی
بعثتِ آقا ﷺ کی، مسدل پہ ہے احساں کس کا

حشر کو جانا ضروری تو سبھی کا ٹھہرا
ہے درود ایسے سفر کے لیے ساماں کس کا

ایک ہے مایہ بھی، عاصی بھی، مُحسن بندہ بھی
شہرِ سرکار ﷺ پہنچا ہُوا آساں کس کا

کس پہ پیہم ہیں عنایات و عطایا کس کی
یہ مشاوَرَنْ واں ہُوا نعت کا دیواں کس کا

یہ جو محمودؔ نہیں ہے تو بتاؤ، لوگو!
نعت گوئی میں ہے دل شاداں و فرحاں کس کا

اقامتِ نعت

سر پہ اُس شخص کے چترِ رحمت تنا
"جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"

فقر زادہ تھا، لُطف غنا پا گیا
"جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"

جانفزا، رُوح پرور ہے اور دل کُشا
شہرِ سرکارِ والا ﷺ کی آب و ہوا

کیوں مددگار اُس کا نہ ہو گا خدا
جس کو محبوبِ خالق ﷺ کا ہے آسرا

بندۂ مصطفیٰ ﷺ کے قریب آئے کیا
خوفِ میزاں ہو یا حشر کا دغدغہ

تُو جو ہے عازمِ قریۂ مصطفیٰ ﷺ
چھوڑ چلتے ہوئے گھر میں اپنی انا

خیر مقدم کو رضواں چلا آئے گا
قریۂ مصطفیٰ ﷺ میں جو آئی قضا

نعت گو نے جو ذکر جہنم سنا
نکلا حلقوم سے اُس کے اک قہقہہ

یہ مرتضیٰ نے در مصطفیٰ نے کہا
ہے پسندیدہ رب نبی ﷺ کی رضا

ایک با غیرت انساں تھا باوفا
غازی عامرؒ جو جاں اپنی دے کر جیا

ہے کتاب عقیدت کا پہلا سبق
جو نبی ﷺ کا ہوا وہ خدا کا ہوا

نور بخش مہ و نجم و خورشید ہے
خاک شہر رسول خدا ﷺ کی ضیا

سیرت سرور انبیاء ﷺ پہ چلو
منزل خلد کا ہو گے رستہ

اُن کی چوکھٹ ہے تسکین قلب حزیں
ہے طراوت نگاہوں کی گنبد ہرا

کہہ ہے محمود ہر لفظ تجھے
بلبل گلشن مصطفیٰ ﷺ چہچہا!

اقامتِ نعت

بندہ جو مستحقِ ذکا مل گیا
ذوق رب سے اُسے نعت کا مل گیا

جس کو شہر نبی ﷺ کا گدا مل گیا
اس کو گویا وفورِ غنا مل گیا

تھے نتائج عقیدت کے اُمید زا
مصطفیٰ ﷺ کیا ملے کبریا مل گیا

اس کو رُوحُ القدُس کی مدد مل گئی
جس کسی کو شعارِ ثنا مل گیا

توبہ کے واسطے ان کے در کو چلے
موقعِ اعتراف خطا مل گیا

طائرِ فکر کی طیبہ کو ہے نظر
سوچ کا بہتریں زاویہ مل گیا

بندے جو ہیں رسولِ خدا ﷺ کے انھیں
حرفِ "لَا تَقْنَطُوْا" شرطیہ مل گیا
ہے خدا مُعْطِی، قَاسِمْ حبیبِ خدا ﷺ
اُن کے ہاتھوں خدا کا دیا مل گیا

تھے ملن جو محب اور محبوب کا
مَتْنِ الفت کو اک حاشیہ مل گیا
بات عصیاں شعاروں کی بھی بن گئی
"طَالِعٌ بِلَّیٰ" جوازِ خط مل گیا

جان لی ایک موذی کی ممتاز نے
قادری کو بھی راہِ بقا مل گیا
اس لیے قصرِ دَنٰی کا نظارہ کیا
"جس کو دروزۂ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"

وہ رسا ہو گیا صدرہ فردوس تک
"جس کو دروزۂ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"
معنیِ محمودؔ "مَا یَنْطِقُ" کا ہے یہ
قولِ سرور ﷺ سے قولِ خدا مل گیا

اقامتِ نعت

"جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"
ہو وہ تکریمِ دُنیا کے قابل گیا
"جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"
ہو وہ اَشرافِ عالم میں شامل گیا

"جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مل گیا"
ہو وہ عرفانِ خالق کا حامل گیا
شہرِ خالق سے وہ فیض کیا لے گا
جو مدینے کی عظمت سے غافل گیا

دل وہی دل ہے جس میں ہو عشقِ نبی ﷺ
جو کسی اور پہ آیا وہ دل گیا

قائلِ علمِ آقا (ﷺ) نہ جو شخص تھا
جب گیا جاں سے جاہل کا جاہل گیا
ان (ﷺ) کی عترت کی جس کو نہ کشتی ملی
دور ہوتا ہوا اُس سے ساحل گیا
اُس کا گھر بھر گیا حشر تک کے لیے
اُن (ﷺ) کے در پر جو بھی کوئی سائل گیا
طیبہ آیا عقیدت کے ہمرہ جو
گھر کو واپس وہ جنت کے قابل گیا
طیبہ میں یوں دُھلی ہے سیاہیِ عمل
چاک مجبوب تقدیر کا سِل گیا

ق

جب خبر آئی مولودِ سرکار (ﷺ) کی
رُوئے دُنیائے انسانیت کھل گیا
سر کے بل گر پڑے سارے جھوٹے خدا
حق کے آنے کی سنتے ہی باطل گیا
خاکے محمودؔ چھاپے جو کفار نے
یہ خبر جب سُنی میرا دل ہل گیا

اقامتِ نعت

مجھ پر کرے جو شہرِ نبی (ﷺ) میں قیام نزول
سمجھوں گا مَیں کہ لطفِ خدا کا ہوا نزول
لیتا ہوں جب میں نعت سے پہلے خدا کا نام
کرتی ہے بعدِ نعت ثنائے خدا نزول
سب پر بلطفِ خالقِ کون و مکاں سدا
"صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل (ﷺ)" کا صبح و مسا نزول
کرتی رہی حیاتِ پیمبر (ﷺ) پہ بیشتر
خوشنودیِ حضور (ﷺ) پہ رب کی رضا نزول
شہرِ نبی (ﷺ) میں بارشِ الطاف ساتھ تھی
دل پر جو لطفِ سرورِ عالم (ﷺ) کا تھا نزول

ہمراہ تھی خطاؤں پہ شرمندگی مری
ہوتا رہا عطائے نبی ﷺ کا سدا نزول

نازل جو حشر میں ہوئی رحمت حضور ﷺ کی
فردِ عمل پہ کرتی تو کیسے سزا نزول

پایا ہے ہوتا ذکرِ رسولِ کریم ﷺ پہ
بارانِ التفاتِ خدا کا سدا نزول

محمودؔ اثری نعت جو حسان پہ ترے
یہ ہے خدائے پاک کے احسان کا نزول

اقامتِ نعت

مجھ پہ ہے لطفِ ارحم و رحمان کا نزول
طیبہ پہنچنے کے لیے امکان کا نزول

میلانِ میر، نعتِ نبی ﷺ کی طرف ہے یوں
وجدان پہ ہے پرتوِ عرفان کا نزول

پایا ہے زندگانی کے ہر ایک موڑ پہ
میں نے رسولِ پاک ﷺ کے فیضان کا نزول

تمعیت مصطفیٰ ﷺ کی عنایات پہ ہوا
تحمیدِ ربِّ پاک کے عنوان کا نزول

نعتوں کی لوری والدہؒ نے دی مجھے جو بھی
احقر کے قلب پہ ہوا ایمان کا نزول

یہ فیصلہ ازل کا تھا، اِس واسطے ہُوا
قلبِ حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ قرآں کا نزول
"صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل" کی صورت میں، دوستو!
ہر درد کے لیے ہُوا درماں کا نزول
۵۶ تو پہلے ہو چکے ہیں پیشِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
محمودؔ پہ ہوا ہے دیوں کا نزول

اقامتِ نعت

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) حبیبِ خدا ہیں، سلام اُن کے لیے
دلوں میں کیوں نہ ہو سب احترام اُن کے لیے
رکھا ہے رب نے یوں روزِ قیام ان کے لیے
لوائے حمد تلے ہے مقام ان کے لیے
یہ باغ و راغ، یہ شمس و قمر، یہ ارض و سما
خدا نے سارا کیا اہتمام ان کے لیے
اُسے فرشتوں کے سرخیل کا ملا رُتبہ
جو لایا کرتا تھا رب کا پیام اُن کے لیے
ہیں میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) بشیر و نذیر و مُدثّر
سبھی کلام ہیں یہ پیارے نام ان کے لیے

صحابہؓ اُن کے ہدایت کے ہیں نجوم سبھی
رسولِ پاک (ﷺ) ہیں وہ تمام ان کے لیے
خدا نے کر کے کھڑے سب انبیاء و رُسُل
رسولِ حق (ﷺ) کو کیا تھا امام ان کے لیے
نبی (ﷺ) کے شہرِ مقدس میں جا کے دیکھ ہے
عقیدتوں بھرا اک اژدحام ان کے لیے
کروں بیاں کہ لکھوں نثر یا کہ شعر کہوں
بفضلِ حق ہے مرا سب کلام ان کے لیے
نظر میں گنبدِ اخضر کے عکس کو رکھ کر
تڑپ رہے ہیں سبھی خاص و عام اُنؐ کے لیے
نبی (ﷺ) نے حیثیتِ فرزند کی اُسے بخشی
کیا گیا تھا جو مختص غلام ان کے لیے
خدا نے کی ہے ازل سے ابد کے لمحوں تک
"تمام مدح و ثنا ان کے نام ان کے لیے"
اُنھیں رشیدؔ یہ رب نے مقام بخشا ہے
کیا ہے وقت کے اشہب کو رام ان کے لیے

اقامتِ نعت

خدا کا لطف رہا اُن (ﷺ) کے نام اُن کے لیے
ہر اک جہان بنا ان (ﷺ) کے نام ان کے لیے
ہمیں رکھیں گے نبی (ﷺ) سایۂ عنایت میں
رہی جو اپنی وفا ان (ﷺ) کے نام ان کے لیے
قریب پھٹکی نہ سختی کوئی قیامت کی
جو کوئی ظلم سہا ان (ﷺ) کے نام ان کے لیے
نبی (ﷺ) کی وجہ سے تخلیق کی گئی تو ہوئی
تمام خلقِ خدا ان (ﷺ) کے نام ان کے لیے
محب ہے اُن کا ملائک کی آنکھ کا تارا
کرے جو جان فدا ان (ﷺ) کے نام ان کے لیے

خدا نے کی ہے تو ہم لوگ بھی نہ کیسے کریں
"تمام مدح و ثنا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے"
توجہ سے ہے رسولِ کریم ﷺ کی کہ ہُوا
ہر ایک شعر مرا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے
سوا نبی ﷺ کے ہیں محمود فانی سب بندے
ہے حرف حرف بقا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے

اقامتِ نعت

خدا سے عرش پہ سرکار ﷺ نے جو وعدے لیے
وہ سب تھے اُمّتِ عاصی کی مغفرت کے لیے
خدا نے سب پہ کرم مصطفیٰ ﷺ کے صدقے کیے
کسی نے بھی جو مراتب لیے اُنھی سے لیے
اُسی کے آنے کے خُلدِ بریں میں چرچے ہُوئے
نبی ﷺ کے شہر کے جس شخص نے نظارے کیے
گناہ جھڑتے ہیں ملتی ہیں رحمتیں رب کی
درود پڑھنا ہے اچھا ہمارے اپنے لیے
جو پہنچے قبر میں ناعت تو وہ کھڑے تھے مَلک
نکیر قبر میں اُس کو ملے تو ایسے ملے

طمانچہ ہاتھ میں پڑا کبھی مُحِبّوں نے
تو دشمنانِ پیمبر ﷺ ہی کے نشانے لیے
تمنّا حشر میں چاہی جو رُستگاری کی
کئی زباں نے درودِ نبی ﷺ کے صیغے سیے
یہ ہے حضور ﷺ کی سُنّت رشید احمد نے
اِسی خیال سے کعبے کے گرد پھیرے لیے

اقامتِ نعت

جو چاہے چاک گریبانِ معصیت کو سیے
چلے وہ سوزنِ حُبِّ نبی ﷺ کو ساتھ لیے
خضوع امن جہاں میں ہے جس پہ چلنے سے
خضوع ایسے جہاں کو حبیبِ حق ﷺ نے دیے
زباں پہ رکھو مدیحِ حضور ﷺ کے نغمے
جلیں اطاعتِ سرکار ﷺ کے دلوں میں دیے
خدا نے چاہا تو جنّت مقام ہے اس کا
وہ جس نے حکمِ پیمبر ﷺ پہ کام اچھے کیے
درود خواں ہوں میں، چلتا ہوں شہرِ سرور ﷺ کو
یقیں حضور ﷺ کے لطف و کرم کا ساتھ لیے

حیاتِ جاوداں اُس کو ملے گی بعدِ وفات
وہ خُوش نصیب جو تقلیدِ مصطفیٰ (ﷺ) میں جیے
تقاضا ہے یہی حُبِّ حضور (ﷺ) کا کہ رہے
"تمام مدح و ثنا اُن کے نام اُن کے لیے"
وہ کیوں نہ لشکر کا محمودؔ بھی مخالف ہو
وہ جس نے حُبِّ رسولِ خدا (ﷺ) کے جام پیے

اقامتِ نعت

"صلِّ علیٰ" کی سنتے رہے ہیں سدا صدا
مدّاحِ نبی (ﷺ) کی تھی جو خوشبو صدا
جو ہو گئی دیارِ نبی (ﷺ) تک رسا صدا
وہ پُر وفا صدا ہے وہ ہے جاں فزا صدا
پہنچے جُونہی قریبِ خدا مصطفیٰ کریم (ﷺ)
خلوت کدے سے آئی تھی اک دلکش صدا
منظور عرضی حاضری کی ہو گئی مری
دیتی ہے مجھ کو طیبہ سے آئی صبا صدا
سانسوں کے ساتھ اس کا اگرچہ ہے انسلاک
رکھتی ہے ساتھ ساتھ اک ذوقِ ثنا صدا

پہنچائی مصطفیٰ (ﷺ) نے جو پڑھنے کی بات تھی
حُسن پایا پہلی بار جو غارِ حرا صدا

ہو گی رسائی اس کی دیارِ حضور (ﷺ) تک
نکلے ترے بول سے اگر بے ریا صدا

محمودؔ کو الٰہی! مدینے میں موت دے
دل سے نکلتی ہے یہ صباح و مسا صدا

اقامتِ نعت

نبی (ﷺ) کا جو ہے عفو و رحمت خزینہ
ہمارے لیے بایا نصرت خزینہ

علا ہے بہ فیضِ رسالت خزینہ
بصورت خزینہ بصیرت خزینہ

ثقافت، لطافت، عطوفت کی صورت
ہے ذاتِ نبی (ﷺ) سِرِّ فطرت خزینہ

ہیں مومن تو پھر ہستیِ مصطفیٰ (ﷺ) میں
ہے اپنے لیے رحم و رافت خزینہ

نہیں ختم ہونے کی گنجائش اِس میں
ہے ایسا پیمبر (ﷺ) کی سیرت خزینہ

بُلا کر ورائے زماں ان کو رب نے
دیا صُورتِ دید و رُویت خزینہ

ملی زندگانی ہمیں جن کے صدقے
ہے دل کے سینے ان کی الفت خزینہ

رسولِ خدائے دو عالم ﷺ کی ہستی
جہانوں کی خاطر ہے رحمت خزینہ

ہمیں صُورتِ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ میں
ملا شکلِ طُغرائے عظمت خزینہ

قلم جن کے نعتوں میں چلتے ہیں، ان کو
عطا کرتی ہے کلکِ قُدرت خزینہ

اقامتِ نعت

ہم نے طیبہ کے تو یُوں دیکھے نظارے سارے
قلب پر نقش ہوئے شہر کے نقشے سارے

سلسلہ ختمِ نُبُوّت کا محمد ﷺ پہ ہُوا
آیا قرآں تو گئے اگلے صحیفے سارے

سب جہانوں کے، زمانوں کے لیے ہیں رحمت
سرورِ کون و مکاں ﷺ کے ہیں زمانے سارے

مَیں درود اپنے پیمبر ﷺ پہ پڑھا کرتا ہُوں
اس وظیفے نے مرے کاج سنوارے سارے

چشمِ الطاف و عنایات و عطا ہے سب پر
ان کے ہیں زیرِ کرم اپنے پرائے سارے

کہ سہارا ہے پیمبر (ﷺ) کا جو کام آتا ہے
اور دُنیا کے ہیں بے اصل سہارے سارے

کیوں نہ درمان کی اُمید لیے پہنچیں گے
درِ سرکار (ﷺ) پہ دُکھ درد کے مارے سارے

بانٹنے والا بنایا ہے جو رب نے ان کو
بخشے محبوب (ﷺ) کو خالق نے خزانے سارے

مل گئی ساروں کو محمودؔ نویدِ جنّت
درِ سرور (ﷺ) پہ گنہگار جب آئے سارے

اقامتِ نعت

ہے یہی خواہش ہو میرے لب پہ ذکرِ رَبَّنا
طیبہ آنکھوں میں ہو اور دل میں ہوں محبوبِ خدا (ﷺ)

حرفِ "مَا یَنطِقُ" سے قرآں نے دیا ہے فیصلہ
ہے وہی فرمانِ مالک جو پیمبر (ﷺ) نے کہا

اس کی خوش بختی نے دلوائی اسے اس کی جزا
جس بھی بخت آدمی کے لب پہ تھا "صلِّ علیٰ"

آمدِ سرکارِ ہر دو کون (ﷺ) کا اعجاز تھا
لامکاں کا تخلیہ بھی بن گیا جلوت کدہ

اور کیا حسنات کی چاہے گا وہ بندہ جزا
پائی جس خوش بخت نے قدمینِ سرور (ﷺ) میں قضا

یہ سمجھ ہر شے سے بڑھ کر ہو گیا ہے پُر ضیا
چہرہ تیرا گردِ طیبہ سے رکھیں جو اَٹ گیا

کاش سارے نعت گو یہ پیمبر ﷺ کو ملے
جو عطا کی تھی بُصیریؒ کو پیمبر ﷺ نے رِدا

رب نے بھی فرمایا اور دُنیا نے بھی دیکھا یہی
ہیں مُزکّیِ مصطفیٰ ﷺ ، کرتے ہیں سب کا تزکیہ

پُرمسرّت ہے طرب انگیز ہے اپنا خیال
پائیں گے میزاں پہ ہم محمودؔ نعتوں کا صلہ

اقامتِ نعت

رکھنا چاہو گر نبی ﷺ و رب سے گہرا رابطہ
گرد گردِ نعتِ آقا ﷺ حمد کا ہو حاشیہ

دیکھ لو چشمِ تصوّر سے یہ رُخ معراج کا
قربتِ قوسین سے بنتا ہے کیسے دائرہ

جانتے ہیں پنجتن کی سارے وجہِ تسمیہ
ہیں نبی ﷺ کے ساتھ حسنینؓ و علیؓ و فاطمہؓ

واضح ہو گا سیرتِ سرکار ﷺ پہ کتنا چلے
لیں گے جب اعمال کا تیرے فرشتے جائزہ

چند ان کے راستے پہ ہے اساسِ ارتقا
ہیں اُحبا جو نبی ﷺ کے یا ہیں ان کے اقربا

حشر تک کی زندگی جاوداں پا جائے گا
آبِ طیبہ کو سمجھ پائے جو تو آبِ بقا
یہ تعلّق دائمی محبوب ﷺ سے رب کا رہا
"ہو گیا اللہ اس کا، جو بشر اُن ﷺ کا ہوا"
اُس کو خوشنودی ملے گی خالقِ کونین کی
چاہتا ہو کوئی جو محبوبِ خالق ﷺ کی رضا
جب شبِ اسریٰ حطیمِ پاک سے سرور ﷺ چلے
خیر مقدم کے لیے آیا ملٰئک کا پرا

اقامتِ نعت

رحمتِ سرکار ﷺ نے ہر شے کو ہے گھیرا ہُوا
اِس حوالے سے ہے کردارِ نبی ﷺ مانا ہُوا
دیکھ لے دُنیا 'بُخاری' میں بھی یہ لکھا ہوا
ہجر میں گریہ کُناں تھا اک تنا سُوکھا ہوا
بعدِ مغرب معجزہ صہبا میں اک ایسا ہو
آیا واپس عصر تک خُورشید جو ڈوبا ہوا
حاجتِ سرکار ﷺ میں پایا جسے چلتا ہوا
جان سے اپنی مجھے انسان وہ پیارا ہو
حشر تک اُس میں تبدُّل کی کوئی حاجت نہیں
جو نظامِ زندگی آقا ﷺ کا ہے لایا ہوا
جب نگاہیں آشنائے گنبدِ خضرا ہوئیں
پرتیں دل کی کھُل گئیں اور مَن بھرا اُجلا ہُوا

یہ حقیقت ظاہر و باہر ہے سُورہ نٓ سے
ذکرِ خوشتر فضلِ رب سے آپ (ﷺ) کا اونچا ہوا

جو ازل سے ہے رہے گا تا قیامت برقرار
کوئی سوچے تو، سبب بشرا وہ پردہ کیا ہوا

رب نے پھینکے جو تھے کنکر مصطفیٰ (ﷺ) کے ہاتھ میں
لشکرِ کفّار جن سے بدر میں پسپا ہوا

جو سمجھ پایا نہ رُتبہ حضورِ پاک (ﷺ) کی
بس وہی اندھا ہوا، گونگا ہوا، بہرا ہوا

بات بن جائے گی تیری، شرط اتنی ہے کہ ہو
تھمّہ سرکار (ﷺ) پہ دامن ترا پھیلا ہوا

کفر کی تاثیر عنقا تھی، دلِ ممتاز میں
حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کا جذبہ جب گہرا ہوا

کہتے کہتے، پڑھتے پڑھتے نعتِ سرکارِ جہاں (ﷺ)
فضلِ ربّی کعبہ سے کیں عازمِ طیبہ ہوا

نینوا تک سے جُدا سرور (ﷺ) کا ہے یہ افتخار
"ہو گیا اللہ اس کا، جو بشر ان کا ہوا"

مفتخر اس وقت پہ، بااعزاز پہ محمودؔ ہے
خدمتِ نعتِ نبی (ﷺ) میں لگ گیا، اچھا ہوا

اقامتِ نعت

خیر مقدم عرش پر، افلاک پر آن (ﷺ) کا ہو
جانا سوئے لامکاں بہ کرّ و فر ان (ﷺ) کا ہو

خلوتِ خالق کی جانب جب گزر ان (ﷺ) کا ہوا
مرحبا، پابوس رستے میں قمر ان (ﷺ) کا ہو

یوں تو ہر سورہ میں ہے حُبِّ نبی (ﷺ) بین السطور
ذکر الاحزاب میں پُرکیف وزن (ﷺ) کا ہو

خُلق سے لوگوں کے دل جیتے رسول اللہ (ﷺ) نے
یہ طریقِ دعوتِ دیں کارگر ان (ﷺ) کا ہو

جو ہوا مسلم، وہ بیٹھے یوں سن سن کر ہوا
جو ہوا ان کا، وہ چہرہ دیکھ کر (ﷺ) ان کا ہوا

کیوں نہ دن اس کا گزرتا مصطفیٰ (ﷺ) کی مدح میں
التفات عاصی پہ جب وقتِ سحر ان (ﷺ) کا ہُو
حرف "ما ینطق" سے خالق کا یہی مفہوم ہے
یعنی ہر فرمان بے شک معتبر ان (ﷺ) کا ہوا
ہوگیا آقا (ﷺ) کی نسبت کے سبب عزت مآب
اس قدر کرم مشتِ خاک پر ان کا ہوا
اُس طرف کے لوگ سب جنت کو لے جائے گئے
آنکھ کا ادنیٰ شارہ بھی جدھر ان کا ہوا
اس قدر اپنائیت اتنا محبت کا فروغ!
عائشہ بی بیؓ کا گھر تا حشر گھر ان کا ہو
بن گئے آخر صحابہؓ سب ہدایت کے نجوم
جو تھے فرمودات آقا (ﷺ) کے اثر ان کا ہوا
تابعِ احکامِ آقا (ﷺ) ہے رسا رحمان تک
"ہو گیا اللہ اس کا، جو بشر اُن کا ہوا"
حشر میں محمودؔ نعتِ پاک کے فیضان سے
مدح کو لطفِ خدا سے بہرہ ور اُنؐ کا ہوا

اقامتِ نعت

ہے محبِ خالق کا شیدا جو بشر ان (ﷺ) کا ہُوا
کرتا ہے خالق کو سجدہ جو بشر ان (ﷺ) کا ہُوا
نسبتِ اخلاص وار جو بشر ان (ﷺ) کا ہوا
اس کو بلوتے ہیں طیبہ جو بشر ان (ﷺ) کا ہوا
نام لیوا مرورِ عالم (ﷺ) کے اہلِ بیتؓ کا
رکھتا ہے حبِ صحابہؓ جو بشر ان (ﷺ) کا ہو
اِذنِ دید روضۂ سرکار (ﷺ) ملتا ہے اسے
حاملِ چشمانِ بینا جو بشر ان (ﷺ) کا ہوا
بے گمان و شک سرِ چرخِ بریں روشن رہا
اس کی قسمت کا ستارہ جو بشر ان (ﷺ) کا ہوا

ہے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں شرک کی صورت ریا
وہ نہیں کرتا دکھاوا، جو بشر اُن ﷺ کا ہو

پیشوائی اس کی کرنے کو چلا رضوانِ خلد
کس کو کیا دوزخ کا خدشہ جو بشر ان ﷺ کا ہو

دیں گے اس کو بر سرِ میزاں رسولِ ہاشمی ﷺ
رستگاری کا قُبہ، جو بشر ان ﷺ کا ہو

وہ بشر بندہ نبی ﷺ کا ہے جو اپنے رب کا ہے
ہے وہی للہ دما، جو بشر ان ﷺ کا ہوا

حفظِ ناموسِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کا
عہد وہ کرتا ہے پختہ، جو بشر ان ﷺ کا ہو

سب فرشتوں، سارے انسانوں میں، ہر مخلوق میں
کیوں نہ ہو گا اس کا چرچا، جو بشر ان ﷺ کا ہو

یہ تو ہے قرآں کی تعلیم سے ظاہر رشید
"ہو گیا اللہ اُس کا، جو بشر اُن ﷺ کا ہوا"

اقامتِ نعت

جب سے دیکھی ہے مدینے کی سحر کی دلکشی
بڑھ گئی اس دن سے چشمِ معتبر کی دلکشی

صورتِ نعتِ پیمبر ﷺ ہے ہنر کی دلکشی
منسلک جس سے رہی قلب و نظر کی دلکشی

سرورِ عالم ﷺ کے حُسنِ معتبر کی دید سے
بڑھ گئی اصحابؓ کے حُسنِ نظر کی دلکشی

لامکاں کے قصر میں معراج کی شب دیکھ لی
منتظر آنکھوں نے حُسنِ منتظَر کی دلکشی

جو جھلکتی پائی ہے "مَا یَنْطِقُ" کے قول سے
وہ ہے اقوالِ شہِ ہر بحر و بر ﷺ کی دلکشی

مہر و ماہ و انجم طوافِ گنبدِ خضرا میں ہیں
جس کے باعث ہے یہ سب شام و سحر کی دلکشی

راہِ چشمانِ عقیدت آشنا سے دوستو!
نقش دل پہ ہو گئی طیبہ نگر کی دلکشی
میں نے اپنایا ہے نعتِ سرورِ کونین (ﷺ) کو
جس سے قائم ہے مرے علم و ہنر کی دلکشی
اَلْحجیّت اُشجعِ عالم (ﷺ) کی تھی؛ جس کے سبب
تھی حُنین و بَدر میں فتح و ظفر کی دلکشی
ہم نے پائی رحمتِ محبوبِ اکرم (ﷺ) کے طفیل
حدّتِ خورشید ہے یا ہے قمر کی دلکشی
ہوگیا تھا جس میں مَس آقا (ﷺ) کی نعلِ پاک سے
خوب تر اُس رات نے کر دی قمر کی دلکشی
نعت دُنیا میں کہو اور خُلد میں پاؤ صلہ
دیدہ زیبی سے شجر کی ہے ثمر کی دلکشی
رکھتے ہیں سرمایہ جو حُبِّ رسولِ پاک (ﷺ) کا
کب پسند آتی ہے ان کو مال و زر کی دلکشی
شہرِ محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) میں رہتے ہوئے
یاد آتی ہی کہاں ہے ہم کو گھر کی دلکشی
وردِ "صلّی اللہ" سے محمودؔ کو حاصل ہوئی
فضلِ خلّاقِ جہاں سے چشمِ تر کی دلکشی

اقامتِ نعت

مسکنِ سرکارِ والا (ﷺ) میں جو پائی دلکشی
رکھتی ہے وجدانِ احقر تک رسائی دلکشی
خاکِ طیبہ کی جو خوشبو دل میں سمائی دلکشی
پھر کسی شے کی نہیں بندے کو بھائی دلکشی
جو احادیثِ رسول اللہ (ﷺ) میں پائی گئی
کرتی ہے تسکینِ دل تک رہنمائی دلکشی
عجب فکر و تخیّل عرش پہ پہنچا جونہی
پائی نعلینِ نبی (ﷺ) کی انتہائی دلکشی
طاعتِ محبوبِ خلّاقِ جہاں (ﷺ) کر و شعار
کیوں نہ کر پاؤ گے حاصل مدّعائی دلکشی

کر کے متوجّہ انھیں قدمینِ سرور ﷺ کی طرف
میری آنکھوں نے مرے دل کو سجھائی دلکشی

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ڈھونڈ لو تابندگی
پا سکو گے اس طرح سے تم بقائی دلکشی

حاضرین و زائرین طیبۂ پُرنُور کو
تحفۂ سرکارِ والا ﷺ نے دکھائی دلکشی

جب رشید حمد بدلو پاکؒ جنّت کو چلے
کرتی دیکھی سب نے اُن کی پیشوائی دلکشی

اقامتِ نعت

پڑھتا ہے نعتِ پاک میں حُسنِ بیاں عُرُوج
اس میں نہاں عروج ہے اس میں عیاں عرُوج

ذکرِ نبی ﷺ نے پایا کراں تا کراں عروج
جو مہرباں عروج ہے راحت نشاں عروج

تھا عہد جس کو ماننے کا انبیاء کا بھی
وہ پا چکے ہیں خاتمِ پیغمبراں ﷺ عروج

تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ کے دلدادگاں سبھی
حاصل کریں گے دنیا میں بھی بے گماں عروج

اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل کی جو وہ لیں
ایسے میں کیوں نہ پائے گا امن و اماں عروج

مِلی طاعتِ حضور ﷺ میں جو دو قدم چلا
محسوس یہ ہُوا کہ مِلا ناگہاں عروج

جو سر بلندگی کے شناسا ہیں مُلک میں
طیبہ حجاز کے پائیں گے پیر و جواں عروج

سر میرا جب مُواجہہ کے سامنے جُھکا
محمودؔ میں نے پایا بہت مہرباں عروج

اقامتِ نعت

جو چاہیں گے اُمّت کا آقا ﷺ! عروج
ملے گا ہمیں تا ثُریّا عروج

جب احکامِ سرور ﷺ پہ چلتے تھے ہم
وہی دن تھے جب ہم نے پایا عروج

حضور ﷺ! اپنی اُمّت پہ کیجے کرم
عطا اس کو کیجے خدارا عروج

بلندی ہے سب دینِ سرکار ﷺ سے
ہے دُنیا کا تو سارا دھوکا عروج

ہر اُونچی کی ہے طاعتِ شاہ ﷺ میں
ہے یوں تو ہر اک کی تمنّا عروج

چلے آگے سدرہ سے جب مصطفیٰ (ﷺ)
تو جبریلؑ نے ان کا دیکھا عروج

پیمبر (ﷺ) سے نسبت کا صدقہ ملے
الٰہی! ملے روز و فرد عروج

کریں گے عمل اُسوۂ پاک پہ
تو ہو گا ہمارا تمہارا عروج

جو محمودؔ اقبالؔ یاور ہُوا
تو دے گی ہمیں دیدِ روضہ عروج

اقامتِ نعت

جب جہاں میں عام رب کی الفتِ آقا (ﷺ) ہُوئی
خلقتِ عالم رسولِ پاک (ﷺ) کی شیدا ہوئی

جب قلم سے مدحتِ محبوبِ رب (ﷺ) املا ہوئی
ہر شگُوفیت اور نکہت دفعتاً عنقا ہوئی

روح پر یادِ مدینہ کی جُھڑی برکھا ہوئی
میرے دل میں محفلِ نعتِ نبی (ﷺ) برپا ہوئی

خُود بلا کے سامنے بٹھایا رب نے آپ (ﷺ) کو
طالب و مطلوب کی ہر رمز یوں اِفشا ہوئی

عام جب خُلقِ رسولُ اللہ (ﷺ) کا فیضاں ہُوا
فوج جو ظلم و تشدُّد کی تھی وہ پسپا ہوئی

اس نے چھوڑا راستہ احکام کی تعمیل کا
اُمّتِ سرکار (ﷺ) دُنیا بھر میں یُوں رُسوا ہوئی

دُنیا اچھّی ہو گئی جب ان (ﷺ) کے حکموں پر چلے
چھّی عقبیٰ تب ہوئی جب چھی یہ دُنیا ہوئی

قادری مُمتاز کو دیکھا تو میرے دل میں بھی
حِفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) کی تڑپ پیدا ہوئی

جو درودِ پاک کے محوّد عامل ہو گئے
ایسے خوش بختوں کو کب میزان کی پروا ہوئی

اقامتِ نعت

زیرِ عطائے سرورِ دیں (ﷺ) ہے خطائے دل
احسان جتنے ان کے ہیں کیسے بھلائے دل

بندہ سُنائے اور کسے ماجرائے دل
محبوبِ حق (ﷺ) ہی سے ہے فقط التجائے دل

میرا ثنائے شاہ (ﷺ) میں یُوں سا چہچہائے دل
دیکھیں بروزِ حشر فرشتے وفائے دل

تدفینِ طیبہ ہے جو مرا مُدّعائے دل
اس سے فنائے جسم بنے گی بقائے دل

چاہو جو تم ہو عارضۂ قلب کا علاج
دارالشفائے طیبہ سے لینا دوائے دل

پیارا ہے اس میں نہ در آئے کس طرح
پُرلطفِ مصطفیٰ ﷺ سے اگر ہو خلائے دل

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں پزیرائی کے لیے
آخر کو کام آئے گا صدق و صفائے دل

تُف اُس پہ جس میں بس گئے پیرسؔ گلاسگو
آیا نہ خاکِ شہرِ پیمبر ﷺ پہ دے دل!

آماجگاہ امن بنائیں حضور ﷺ اسے
مُلکِ عزیز کے لیے یہ ہے دُعائے دل

مانوسِ طیبہ ہو گی وہ محمودؔ بالضرور
پہنچی جو عرشِ ربّ جہاں تک صدائے دل

اقامتِ نعت

کیوں نہ ہوں اپنے دل و جاں میں خرداں راحتیں
داستانِ لُطفِ آقا ﷺ کا ہیں عنواں رحمتیں

سُکھ بہت آرام وافر اور فراواں راحتیں
پاتے ہیں سرکار ﷺ سے ربابِ عرفاں رحمتیں

چاہتے تو ہیں جہاں کے سارے انساں راحتیں
پر مُحبّانِ پیمبر ﷺ کے ہیں شایاں رحمتیں

دشمنِ دینِ نبی ﷺ سے ہیں گریزاں راحتیں
کرتی ہیں لیکن ہمیں مسرور و شاداں راحتیں

پاتے ہیں سارے مَلک کچھ جنّ و انساں رحمتیں
مسکنِ سرکار ﷺ کی رخشان و تاباں راحتیں

شہرِ آقا (ﷺ) میں ہیں ہر سُو گرم جوشاں راحتیں

جو عنایاتِ پیمبر (ﷺ) کا ہیں فیضاں رحمتیں

راحتوں کے ہم ہیں خواہاں اپنی خواہاں راحتیں

جو ملیں محبوبِ رب (ﷺ) کے زیرِ فرماں راحتیں

سایۂ امن و سکینت میں کہے جاتا ہوں نعت

ہیں مرے افکارِ مدحت کی نگہباں راحتیں

آج کل محمودؔ رہ مسکنِ سرکار (ﷺ) میں

ہیں تن آسانوں کی آسانی کا ساماں راحتیں

اقامتِ نعت

نعت میں مشغول میری ساعتوں کی راحتیں

ہیں حبیبِ کبریا (ﷺ) کی قربتوں کی راحتیں

"اَلْقَلَم" سُورہ میں رب کی چاہتوں کی رحمتیں

ہیں نبی (ﷺ) کے ذکر ہی کی رفعتوں کی راحتیں

اپنی اُمّت پر نبی (ﷺ) کی شفقتوں کی رحمتیں

خالقِ کونین کی ہیں نعمتوں کی راحتیں

پاؤ لطفِ مصطفیٰ (ﷺ) کی خلعتوں کی راحتیں

ہوں گی حاصل کبریا کی نصرتوں کی راحتیں

ہم کو اصحابِ نبی (ﷺ) سے پیار پر اُکسائیں گی

آلِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کی نسبتوں کی رحمتیں

جو ملیں تذکارِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سبب
رافتوں کی رافتیں ہیں، راحتوں کی راحتیں

چلنے پر احکامِ آقا ﷺ سے ہمیں مل جائیں گی
دینِ خلّاقِ جہاں کی حکمتوں کی راحتیں

جن کے آگے ہیچ ہیں دنیا کی ساری نعمتیں
ہیں تصوّرِ طیبہ کی وہ لذّتوں کی رحمتیں

نبی ﷺ کے دشمن کو بُرا کہہ لو تو پاؤ گے رشیدؔ
سورۂ کوثر کی تینوں آیتوں کی راحتیں

اقامتِ نعت

غم زدہ جائیں مدینے اور پائیں راحتیں
اس طرح سے اپنے ماتھے پہ سجائیں راحتیں

دیدِ طیبہ کی تھیں پہلے تو دعائیں راحتیں
پھر بُلاوے کی جو آئیں، وہ ہوائیں راحتیں

اُسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ بسا اعمال میں ا
ہوں گی تیرے آگے پیچھے دائیں بائیں رحمتیں

تجربہ اپنا یہ ہے فضلِ خدائے پاک سے
ہیں درودِ پاکِ سرور ﷺ کی صدائیں راحتیں

راحتوں کا مرجعِ احسن نبی ﷺ کا شہر ہے
ہیں سبھی شاہِ مدینہ ﷺ کی عطائیں راحتیں

ان کے ہر اک حکم پہ تعمیل کی گردن جھکا
لائیں گی محبوبِ خالق ﷺ سے وفائیں راحتیں

ہو ہدف تیرا اگر طاعت رسولُ اللہ ﷺ کی
سب ادائیں راحتیں، ساری ندائیں راحتیں

راحتیں دُنیا کی جب بے فائدہ آئیں نظر
شفقتِ سرکار ﷺ کی سب آرزوئیں راحتیں

نعت میں محمودؔ تیرا ذہن گر مشغول ہو
کیوں نہ قلب و روح میں تیرے در آئیں راحتیں

اقامتِ نعت

وہ تھیں ظہورِ آقا و مولا ﷺ کی طلعتیں
کافُور جن سے ہو گئیں دُنیا کی ظلمتیں

زائل جہاں سے کرنے کو ساری نحوستیں
سرکار ﷺ نے حدیثوں میں کیں عام حکمتیں

بپا دیا نظامِ اُخوّت حضور ﷺ نے
ہوتی ہیں دور جس سے دلوں کی کدورتیں

پیغام "لَا تَفَرَّقُوْا" آقا ﷺ نے جب دیا
آپس میں کیا عداوتیں، کیسی خصومتیں

تُو بھی کرے مدحِ پیمبر ﷺ کو عقیدہ
ہوں سامنے ترے گر قرآں کی آیتیں

شہرِ نبی ﷺ رسائی پہ کافور ہو گئیں
رستے کی ساری کلفتیں، ساری صعوبتیں

معراج کی ہے بات کہ آقا حضور ﷺ کے
"پیروں تلے تھیں عرشِ الٰہی کی وسعتیں"

محمودؔ بعدِ آقا ﷺ جو خود کو کہے نبی
اُس بدنصیب شخص پہ مالک کی لعنتیں!

اقامتِ نعت

خاکِ مدینہ کی نظر آتی لطافتیں
چہروں پہ زائروں کے بکھیریں بشاشتیں

ہوں کیوں نہ سب عوام کو حاصل سکینتیں
آقا ﷺ کی پیروی میں چلیں تو حکومتیں

اقصیٰ میں کی گئی تھی جو نبیوں کی اقتداء
اس پہ نثار دُنیا کی ساری قیادتیں

دیکھو نگاہِ دل سے احادیثِ پاک کو
پنہاں ہیں لفظ لفظ میں آقا ﷺ کے حکمتیں

جو راہ ہم کو سرورِ دیں ﷺ نے دکھائی تھی
اُس راہ پہ چلے تھے تو پائیں فضیلتیں

آگے نہ رکھا جب سے نبی ﷺ کے نظام کو
پیچھے پڑی ہیں پہ جہاں بھر کی شامتیں
آقا ﷺ کی بیٹیوںؓ کی جو تقلید میں چلیں
ہوں کیوں نہ باوقار مسلمان عورتیں
ہر سال ہم نے فضلِ خدائے کریم سے
پائیں حضورِ شہرِ پیمبر ﷺ کی لذتیں

اقامتِ نعت

کہتا ہوں میں نبی ﷺ کی عطا ہی کی وسعتیں
ان کو کہ جو ہیں لطفِ خدا ہی کی وسعتیں
دیکھا ہے صرف ربِّ جہاں کو حضور ﷺ نے
ہیں تاابد اس ایک گواہی کی وسعتیں
ہیں حمدِ ربِّ ارحم و رحمان میں نہاں
محبوبِ کبریا ﷺ کی ثنا ہی کی وسعتیں
محدود سر ہو طیبہ کی مٹی تلک اگر
زیرِ قدم ہوں سطوتِ شاہی کی وسعتیں
الفت نہیں نبی ﷺ سے تو مومن ہو کس طرح
دراصل ہیں یہ ساری ریا ہی کی وسعتیں

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جان دو
کب ہیں فنا کی یہ ہیں بقا ہی کی وسعتیں

اپنی جو جاں سکیڑی ہے رہِ رسول ﷺ سے
آنکھوں کے سامنے ہیں تباہی کی وسعتیں

سرکار ﷺ کے حوالے سے کہتے ملک ہے
"پیروں تلے ہیں عرشِ الٰہی کی وسعتیں"

لیل و نہار دہر کا محدود ہیں سب
شہرِ نبی ﷺ کی صبح و مسا ہی کی وسعتیں

اقامتِ نعت

خاکِ مدینہ میں ہیں نہاں طُور کی وسعتیں
نورانیت بدوش ہیں یہ خاک کی وسعتیں

مدحِ حضورِ پاک ﷺ میں ہیں اصلی وسعتیں
بے وُقعت و بے فائدہ ہیں باقی وسعتیں

دُنیا کی تنگنائیوں سے خالی وسعتیں
طیبہ کی شاہراہوں کی ہیں ساری وسعتیں

ہر قولِ مصطفیٰ ﷺ میں معانی کی بے شمار
ہیں منطقی اور قدرتی اور سچّی وسعتیں

طیبہ کے باسیوں کے ہیں دل وسعت آشنا
کیا ان کے آگے سارے جہانوں کی وسعتیں

اُس کی کشادگی و فراخی عجیب ہے
اسرا کی رکھتی ہے جو شناسائی وسعتیں
سیرت کے پہلوؤں کا ہے پھیلاؤ ہر طرف
اچھائی کے لیے ہیں یہی کافی وسعتیں
لاہور سے جو چلتا ہے شہرِ حضور ﷺ کو
رکھتا ہے اپنے سامنے وہ پنچھی وسعتیں
محمودؔ سامنے ہیں ہمارے ہزار شکر!
نعتِ حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ نامی وسعتیں

اقامتِ نعت

لب پر جو ہے حضور ﷺ کی سیرت کی گفتگو
گویا یہی ہے اُمّت کی راحت کی گفتگو
دیکھیں تو آپ کھول کے قرآنِ پاک کو
"تِلْکَ الرُّسُلُ" میں اُن ﷺ کی فضیلت کی گفتگو
منہ اس کا ہو حضور ﷺ کے اَلطاف کی طرف
مومن کرے جو رحم کی رافت کی گفتگو
چاہو جو مغفرت تو کرو تم حضور ﷺ کے
اکرام و التفات و عنایت کی گفتگو
کرتے دکھائی دیں ہمیں سارے ملائکہ
محشر میں ان ﷺ کے حرفِ شفاعت کی گفتگو

جو دیکھتے ہیں مسجد آقا ﷺ میں زائرین
کرتا ہوں ایسے گوشۂ جنت کی گفتگو

مت ذکر راستے کی تکالیف کا کرو
ہو حاضری کے کیفِ لطافت کی گفتگو

ممتاز قادری کا جو نام آئے سامنے
کرنا نبی ﷺ کی عزت و حرمت کی گفتگو

محمود اس میں پوری طرح ٹھیک رہو
"صلِّ علیٰ" ہے عینِ عبادت کی گفتگو

اقامتِ نعت

لب پر جو صبح و شام ہے آقا ﷺ کی گفتگو
ہے زخمِ معصیت کے مداوا کی گفتگو

سب کی نہیں! وہ دل کے تھی منشا کی گفتگو
آقا حضور ﷺ سے اگر تنہا کی گفتگو

"تیری پیشوائی کو رضوان ہے کھڑا
ہے میرے حالِ نعت پہ فردا کی گفتگو

قرطاس پر بھی کرنا رقم نعتِ مصطفیٰ ﷺ
ہونٹوں پہ بھی ہو آقا و مولا ﷺ کی گفتگو

کرنا اُویسِ پاکؒ کے جذبات کو سلام
جب ہو نبی ﷺ کے عاشق و شیدا کی گفتگو

اس گفتگو کا کچھ تو اثر ہو عمل پہ بھی
کرتے تو ہو حضور ﷺ کے اُسوہ کی گفتگو
دل پہ بھی عکس و نقش ہو اس کا کھُدا ہوا
ہونٹوں پہ جب ہو گنبدِ خضرا کی گفتگو
محمودؔ شاد روح ہے رقصاں ، ہے قلب بھی
رہتی ہے لب پہ شاہِ مدینہ ﷺ کی گفتگو

اقامتِ نعت

نبی ﷺ کی یاد جو اپنے لیے بنی الہام
اسی سے آنکھ میں اُترا ہے شبنمی الہام
یہ ذکرِ سرورِ عالم ﷺ ہے عاجزی الہام
خدا نے اس طرح کی مجھ پہ آگہی الہام
مجھے جو کر رہے ہیں نعت سیّدی ﷺ الہام
یہ صاف صاف ہے احقر پہ گفتنی الہام
درودِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کے باعث ہے
گُلِ شعُور کی جاں میں شگفتگی الہام
زبان بند وہاں میری تھی خدا کو پسند
نبی ﷺ کے شہر میں تھی میری خامشی الہام

نہ جس میں شائبہ لہو و لعب کا آئے نظر
وہ حمد و نعت کی ہے ساری شاعری الہام
ہمارے واسطے خالق کی ہے یہ فیضِ نبی (ﷺ)
قمر کی چاندنی، سورج کی روشنی اہم
نبی (ﷺ) پہ صورتِ اتمام نعمتِ خالق
ہے رب کی دیں پہ رضامندی آخری الہام
مجھے بقیع کی محمودؔ خاک ہو گی نصیب
خدا کا میرے ہے یہ پیشگی ہم

اقامتِ نعت

لازماً ہو جائے گا تیرا خدا سے رابطہ
تُو اگر کر لے گا بندے! مصطفیٰ (ﷺ) سے رابطہ
شعر بچپن میں بھی تھے میرے نبی (ﷺ) کی مدح میں
نعت سے میرا رہا ہے ابتدا سے رابطہ
مصطفیٰ (ﷺ) اس کی شفاعت حشر میں فرمائیں گے
پیار کا رکھتا ہے جو خلقِ خدا سے رابطہ
کر محبّت آپ (ﷺ) کے احباب سے اصحابؓ سے
رکھ عقیدت کا نبی (ﷺ) کے اقربا سے رابطہ
ذکر اک شب کا نہیں ہوتا ہی رہتا ہے سدا
مصطفیٰ (ﷺ) کی ذات کا ذاتِ خدا سے رابطہ

ہو اگر وردِ درود پاک تو ہو جائے گا
واستجاب کبریا کا التجا سے رابطہ

کلمۂ توحید میں جیسے ہے ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہو یُونہی نعتوں کا بھی حمد و ثنا سے ربطہ

چشمِ دل سے جو پڑھے سیرت رسولُ اللہ (ﷺ) کی
ایسے بندے کا ہو کیوں حرص و ہَوا سے رابطہ

تم اگر محمودؔ چاہو دستگاری حشر میں
رکھنا ہر صبح و مسا "مصطفیٰ کی" سے رابطہ

اقامتِ نعت

اِس حوالے سے عقیدہ اپنا کیا محکم نہیں
معصیت کے زخم کا طیبہ میں کیا مرہم نہیں

دیکھ کر روضہ نبی (ﷺ) کا' آنکھ میں کیوں نم نہیں
زائرِ خُوش بخت کا عتبہ پہ کیا سر خم نہیں

کیا عوالم کے لیے رحمت نہیں ہے اُن کی ذات
کیا بنی آدم کے آقا (ﷺ) محسنِ اعظم نہیں

سُورج ان کے پاؤں کو چُومے تو ہوتا ہے طلوع
ہیں جدھر ان کے قدم' پُورب ہے وہ' پچھم نہیں

بابِ جنّت سے گزرنا اُس کا مشکل ہے بہت
ہاتھ میں جس کے درود پاک کا پرچم نہیں

ہونا اپنا منحصر ہے مصطفیٰ (ﷺ) کے فیض پر
ہو نہ چشمِ لطفِ سرکارِ جہاں (ﷺ) تو ہم نہیں

ہوں نہ کیوں واضح مدیحِ مصطفیٰ (ﷺ) کے سب نکات
بات کوئی ایک بھی اِس باب میں مبہم نہیں

جن کا تھا مداد گر اسمِ حبیبِ کبریا (ﷺ)
وہ نہیں یوسفؑ نہیں ہیں نوحؑ یا آدمؑ نہیں

آنکھیں خیرہ کیوں نہ ہوں محمودؔ نعتِ پاک سے
ضَو چراغِ اُنس و الفت کی ذرا مدھم نہیں

اقامتِ نعت

جو محل اپنی انا کے ڈھا کے طیبہ جا سکیں
عظمتیں اُس شہر کی ان کی سمجھ میں آ سکیں

بیکسوں، عُسرت زدوں کو لوگ گر اپنا سکیں
لطفِ آقا (ﷺ) سے مقدّر اپنا وہ چمکا سکیں

بندے جو مکّہ سے اور طیبہ سے ہو کر آ سکیں
نغمۂ تقدیسِ حرمینِ مقدّس گا سکیں

جو رہیں زیرِ نگاہِ شاہدِ ربِّ جلیل (ﷺ)
سامنے سارے حقائق کھول کر وہ لا سکیں

جن کے دل میں حُبِّ سرکارِ جہاں (ﷺ) راسخ رہے
فضلِ رب سے وہ بساطِ دہر کو اُلٹا سکیں

جو ظہورِ مصطفیٰ ﷺ کے جشن میں شاداں رہیں
اپنے دامن میں وہی انسان خوشیاں پا سکیں
سیرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ چلنے والے لوگ
دین کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچا سکیں
قبر پہ خوش نصیبوں کی رہے گی مُستنیر
دید قُبّہ سے جو اپنی روح کو اُجلا سکیں
ہے جو یہ محمودؔ کی خواہش تو استدعا بھی ہے
جو ہیں محروم آج تک، وہ سب مدینے جا سکیں

اقامتِ نعت

آ گئی سرکار ﷺ کی ہستی، سویرا ہو گیا
رات نے لی آخری ہچکی، سویرا ہو گیا
ظلمتوں کی شب ہوئی پوری، سویرا ہو گیا
نورِ حق نے جیت لی بازی، سویرا ہو گیا
رات کی کھنچ گئی ڈوری، سویرا ہو گیا
آ گئی اک شخصیت نوری، سویرا ہو گیا
کفر کے اندھیرے اک پل میں ہوئی حرفِ غلط
روشنی کے آ گئے داعی، سویرا ہو گیا
اختتامِ عہدِ فترت سے ہُوئی الاعلان یہ
مشرقِ فطرت کی نئی سُرخی "سویرا ہو گیا"

رحمتِ آقا (ﷺ) ہوئی، حسانِ ثابتؓ کے بقول
پا گئی جب سرکار (ﷺ) کی مرضی، سویرا ہو گیا

نیند کے ماتے جو تھے ان سب کی آنکھیں کھل گئیں
چل پڑے منزل کو سب راہی، سویرا ہو گیا

خوابِ غفلت سے ہوئے بیدار سارے جاندار
پُرفشاں ہوتے گئے پنچھی، سویرا ہو گیا

ہر بدی محوو دُنیا سے مفقود ہو گئی
سربلندی پا گئی نیکی، سویرا ہو گیا

اقامتِ نعت

سرکار (ﷺ) کی تسلیم و تحیّت کا تصوّر
میرے لیے لایا ہے سکینت کا تصوّر

خالق نے عطا کی ہیں ہمیں نعمتیں وافر
یوں کرتے ہیں ہم فیضِ رسالت کا تصور

پہنچے جو نبی (ﷺ) قصرِ دنیٰ میں تو جی سے
اللہ کی ہے دید کا، رُویت کا تصور

کردار اُحد میں ہے نبی (ﷺ) کا جو ہے اُس میں
پامردی کا، جرأت کا، شہامت کا تصور

آقا (ﷺ) کی حدیثوں میں سے اکثر میں، عزیزو!
راسخ ہے روایت کا، درایت کا تصوّر

دیکھا گیا جب حمزہؓ و مصعبؓ کے عقب میں
پختہ ہوا اک خُلد کے تُربت کا تصوّر

کیوں ہونٹ مرے جالیوں کو چُومنا چاہیں
کرتا ہوں میں کب ایسی جسارت کا تصور

آقا ﷺ کی شفاعت پہ نہیں جن کو بھروسا
کرتے ہوئے ڈرتے ہیں قیامت کا تصور

محمودؔ ہے اچھائی کی بُنیاد جہاں میں
سرکار ﷺ کے فیضانِ ہدایت کا تصوّر

اقامتِ نعت

صلاحیّت کسی بندے کی عزّت کے جو تھی قائل
تو اس کی زندگی مدحِ نبی ﷺ کے رب نے کی قائل

مری روزِ قیامت دیکھنا محمودؔ تم عزّت
اگر سمجھا پیمبر ﷺ نے کوئی مصرع کسی قائل

رسولُ اللہ ﷺ کی طاعت کے رستے کا رہے راہی
تو ہر اکرام کے اعزاز کے ہے آدمی قائل

نظر جن کی نبی ﷺ کی سیرتِ اطہر پہ رہتی ہے
وہ بندے ہیں خدا کی رحمتوں کے واقعی قائل

جنھوں نے جان واری حِفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں
محبّت اُن ہی بختوں کی تھی یہ رُو اسی قائل

خیالِ طیبہ تو دل میں رہا تھا ایک عرصے تک
مری عرضی نوائی میں رسائی کے ہوئی قابل
نظامِ مصطفیٰ ﷺ ہو مملکتِ پاکستان میں نافذ
کہیں اس وقت کی ہو جائے موجودہ صدی قابل
سخن گو نعت کے ماحول میں محوؔ رہتے ہیں
اسی اعزاز کے رکھی ہے رب نے شاعری قابل

اقامتِ نعت

آقا ﷺ کا جو نہیں ہے مسلماں کیا ہے وہ
حق ہے یہی کہ دین کا بہروپیا ہے وہ
چہرہ غبارِ طیبہ سے جس کا اَٹا ہے ۔ وہ
پائے نہ کیوں سعادتیں جب باوفا ہے وہ
منہ دیکھتا نہ ہو جو عطائے حضور ﷺ کا
گھاٹے میں کیوں نہ ہو کہ سراپا خطا ہے وہ
کروایا آقا ﷺ سے جو ہدایت نہ پا سکا
بس راہِ مستقیم سے ناآشنا ہے وہ
مُنجمد بدست جو نہ درودِ نبی ﷺ پڑھے
حسنات کے حوالے سے دیوالیہ ہے وہ

برداشت جس کو ہو نہ مدیح رسولِ پاک (ﷺ)
ماریب سب منافقوں کا سرغنہ ہے وہ
جاں جس نے حفظِ حُرمتِ سرور (ﷺ) پہ وار دی
سارے بہادروں سے بڑا سورما ہے وہ
جس کا شعار سنّتِ آقا (ﷺ) پہ ہو عمل
تقویٰ شعار ہے وہ، پارسا ہے وہ
وہ سربلند تاجوروں سے زیادہ ہے
چوکھٹ پہ مصطفیٰ (ﷺ) کی جو دل سے جھکا ہے۔ وہ
محمودؔ طیبہ حاضری سے بہرہ ور ہُوا
گویا حصارِ عافیت میں آ گیا ہے وہ

اقامتِ نعت

عقیدت کا طُغرائے عظمت مبارک
پیمبر (ﷺ) کا آغوشِ رحمت مبارک
فضیلت میں سرور (ﷺ) کی جو آ گئی ہے
ہے "تِلْکَ الرُّسُلُ" کی وہ آیت مبارک
رہِ طاعتِ سرورِ دیں (ﷺ) جو لی ہے
عنایت کا یمِّ بحرِ رافت مبارک
جو تُم حاملِ سُنّتِ مصطفیٰ (ﷺ) ہو
امانت، دیانت، صداقت مبارک
انھیں، جن کو سیرت سے ہے اک لگاؤ
عقیدت، محبّت، اطاعت مبارک

مدحِ پیمبر ﷺ میں جو سوچتے ہیں
انھیں علم و فہم و فراست مبارک
مقدّر رہا جن کا آخر میں آنا
انھیں انبیاء کی قیادت مبارک
چلے ہو رہِ "وَابْتَغُوا" پر تو یارو!
حبیبِ خدا ﷺ کی وساطت مبارک!
یہ ہے تُو جو محمودؔ طیبہ میں حاضر
یہ حشمت، یہ شوکت، یہ سطوت مبارک!

اقامتِ نعت

حمد پہ مدحِ پیمبر ﷺ کی گواہی اچھی
نعت کے متن پہ ہے حمد کی سرخی اچھی
شبِ معراج کی آئینہ جمالی اچھی
"خوب، مقبول، خوش اسلوب، انوکھی، اچھی"
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی ہیں مساعی اچھی
صَرف خواہش ہے یہی ایک بقا کی اچھی
سیدھی پہنچاتی ہے جنّت میں رول والوں کو
اسی سرکار ﷺ کی ہے راہ نمائی اچھی
جادۂ سیرتِ سرکار ﷺ کا راہی رہنا
عاقبت تیری بھی کر دے گا الٰہی اچھی
جو بچاتی ہے سبھی طرح کے طوفانوں سے
عترتِ آقا و مولا ﷺ کی ہے کشتی اچھی

کج کلاہانِ زمانہ کی ضیافت سے ہے
کوئے سرکارِ مدینہ (ﷺ) میں گدائی اچھی

ان پہ بھی لطف رہا، ہاتھ نہ پھیلا جن کا
بھیک دریوزہ گروں کو بھی عطا کی اچھی

کی ہے قیوم نے قرآں میں ان کی مدحت
اتنی سرکار (ﷺ) کی ہے ذاتِ گرامی اچھی

یہ فترضیٰ نے بتایا ہے کہ مُقسط رب نے
پائی ہر حال میں محبوب (ﷺ) کی مرضی اچھی

بابِ جنّت پہ پذیرائی کو رضواں آیا
جب ہوئی طاعتِ سرور (ﷺ) میں کمائی اچھی

وہ بُلا لیتے ہیں طیبہ میں رُلا والوں کو
کیسی سرکار (ﷺ) کی ہے فیض رسانی اچھی

غیرِ آقا (ﷺ) سے تعلق تھا ذرا بھی جس کا
کب لگی بات وہ احقر کو ذرا بھی اچھی

رہنا محمودؔ پیمبر (ﷺ) کا ثنا گر دائم
جن کی رحمت کی ہے کونین پناہی اچھی

اقامتِ نعت

کرتا پایا جو تجھے رب نے ثنا آقا (ﷺ) کی
پائے گا بحرِ عنایت سے کرم کے موتی

فکرِ محمودؔ کی واحد ہے یہی تو خوبی
نعتِ سرکار (ﷺ) کو ہیں اس کے رویّے شعری

حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) کو جو نکلا غازی
کر لیا مالکِ کونین کو اس نے راضی

حسن و خوبی میں، سخاوت میں مدینے جیسی
پائی جاتی ہے کہاں دُنیا میں کوئی بستی

مدحِ آقا (ﷺ) میں ہر اک بات صحابہؓ کی تھی
"نیک، مقبول، خوش اُسلوب، انوکھی، اچھی"

میں نے جو نعت مدینے میں پڑھی تھی، نکلی
"خوب، مقبول، خوش اُسلوب، انوکھی، اچھی"

شہرِ محبوبِ خداوندِ جہاں (ﷺ) کو جا تو
عرش کے بام تلک جانے کی واحد سیڑھی

کتنا پڑھتا ہے تو دن بھر میں درود آقا (ﷺ) پہ
آزمائش ہے جہاں میں یہی بندے! تیری

کعبے کو قبلہ بنانے کے مراحل تک میں
دیکھ لیتا ہے پیمبر (ﷺ) کی خدا بھی مرضی

نعت پہ اس کا ضمیر اس کو کرے گا مائل
غیر مُسلم بھی جو چاہے کہ ہوں باتیں سچّی

جن کو اللہ مُحِب سرور دیں (ﷺ) کا رکھے
خُوش مُقدّر ہیں وہی شہرِ نبی (ﷺ) کے باسی

بعد آقا (ﷺ) کے چلے راہِ حبیبِ حق (ﷺ) پہ
غار کے قبر کے اور حشر تلک کے ساتھیؓ

یہی خواہش ہے یہی عرض ہے اپنے رب سے
آخری مجھ کو مدینے ہی میں آئے ہچکی

نظر آتی ہے بہت دور مسرّت ہم کو
جن دنوں ہوتی ہے طیبہ سے ہماری دُوری

ہم کو اقوام و مِلل کی تھی قیادت حاصل
طاعتِ آقا (ﷺ) سے ہٹ جانے پہ پلٹی بازی

رُخ کیے شہرِ پیمبر (ﷺ) کی طرف بیٹھا ہے
فکرِ محمودؔ کا پرواز پہ مائل پنچھی

اقامتِ نعت

پڑھتے ہیں سارے لوگ یہ اخبارِ کائنات
سرکارِ کائنات (ﷺ) ہیں مختارِ کائنات

یہ دم قدم سے آقا (ﷺ) کے آئی ظہور میں
جو اہلِ دیں ہیں کیوں رہیں بیزارِ کائنات

دستارِ کائنات ہے قبّہ حضُور (ﷺ) کا
مینار گویا طُرّۂ دستارِ کائنات

اسرا میں دیکھتے تھے ملک، جب حضور (ﷺ) کے
پاؤں تلے تھے ثابت و سیّارِ کائنات

سرکار (ﷺ) نے کہا کہ پرستش خدا کی ہو
انسان کس لیے ہو پرستارِ کائنات

قرنوں سے اچھا پائے گا عہدِ حضور (ﷺ) کو
رکھّے جو سامنے سبھی اَدوارِ کائنات

کُھل جائے گا کہ باعثِ تخلیق ہیں نبی (ﷺ)
کُھلتے ہوئے جو پاؤ گے اَسرارِ کائنات

سرکارِ کائنات (ﷺ) کے اِس جا وُرُود سے
تکریم آشنا ہوئے آثارِ کائنات

محمودؔ ہو گا قصرِ ثنائے حضور (ﷺ) میں
ڈھائے گا تیغ صُور جب دیوارِ کائنات